S_1997_3_668_674

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام۔

شری رمیش کمار

2 ستمبر 1997

کے۔وینکٹا سوامی اور وی۔این۔کھرے، جسٹسز

سروس کا قانون:

سزا-غیر قانونی تسکین کے فوجداری الزام پر سرکاری ملازم کی سزا-مناسب تحقیقات کیے بغیر ملازمت سے برخاست ہونا-بحالی کے لیے درخواست دائر کرنے والے ملازم کی سزا کے خلاف فوجداری اپیل-درخواست کی اجازت دینے والا ٹریبونل-منعقد ہوا، ملازم کو اس وقت ملازمت میں بحال ہونے کا کوئی حق نہیں ہے جب سزا کے خلاف اس کی اپیل داخل کی جاتی ہے اور اپیل کے التوا کے دوران سزا پر عمل درآمد معطل کیا جاتا ہے-سی سی اے (سی سی ایس) قاعدے، 1965، قاعدہ (i)19 - چوکسی دستی، باب VII، پیراگراف 15.2 اور 15.3 - پریوینشن آف کرپشن ایکٹ، 1947، دفعہ (2)5۔

بحالی کا حق محض سزا کے خلاف اپیل دائر کرنے پر پیدا نہیں ہوتا ہے جس پر تادیبی کارروائی کی بنیاد رکھی گئی تھی-سزا اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ہوتی ہے جب تک کہ اسے مسترد نہیں کیا جاتا۔

مجموع ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعہ 389-اپیلٹ عدالت کی طرف سے سزا کی معطلی-اپیل کے التوا کے دوران سزا کی بنیاد پر سزا ملتوی ہو جاتی ہے یا اسے ملتوی کر دیا جاتا ہے-تاہم سزا اس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ اسے الگ نہیں کر دیا جاتا ہے-اس طرح کی سزا کی بنیاد پر سرکاری ملازم کے خلاف تادیبی کارروائی، اپیل کے التوا کے دوران غیر موثر رہے گی۔

مدعا علیہ، ایک سرکاری ملازم، کو اس بنیاد پر گرفتار کیا گیا کہ اس نے غیر قانونی تسکین قبول کی اور اسے معطل کر دیا گیا۔ٹرائل عدالت نے اسے بدعنوانی کی روک تھام کے قانون کی دفعہ (2)5 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا۔اس کی سزا کے نتیجے میں، ڈسپلنری اتھارٹی نے تفصیلی تفتیش کیے بغیر سی سی ایس (سی سی اے) رولز کے رول 19 کو لاگو کر کے اسے ملازمت سے برخاست کر دیا۔عدالت عالیہ نے اس کی سزا کے خلاف مدعا

علیہ کی اپیل کو قبول کر لیا اور سزا پر عمل درآمد معطل کرنے کا عبوری حکم جاری کیا۔ اپنی برطرفی کے چار سال بعد، مدعا علیہ نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست دائر کی جس میں اسے سروس میں بحال کرنے کی درخواست کی گئی۔ ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دے دی۔ لہذا یونین آف بھارت کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:.1 سی سی ایس (سی سی اے) قواعد کے قاعدہ 19 کے تحت ڈسپلنری اتھارٹی کو سرکاری ملازم کے خلاف بدانتظامی کی بنیاد پر کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے جس کی وجہ سے اسے فوجداری الزام میں سزا سنائی گئی ہے۔ تاہم، قواعد یہ فراہم نہیں کرتے ہیں کہ اپیلٹ عدالت کی طرف سے سزا پر عمل درآمد کی معطلی پر، سزا کی بنیاد پر برخاستگی کا حکم ختم ہو جاتا ہے اور برخاست شدہ سرکاری ملازم کو اپیلٹ عدالت کی طرف سے اپیل کے نمٹارے تک معطلی کے تحت ماننا پڑتا ہے۔ قواعد ڈسپلنری اتھارٹی کو یہ بھی فراہم نہیں کرتے ہیں کہ وہ بدعنوانی کی بنیاد پر اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے اپیلٹ عدالت کی اپیل کے نمٹارے کا انتظار کرے جس کی وجہ سے اسے ایک مجاز عدالت نے سزا سنائی ہے۔ قواعد توضیعات کو مدنظر رکھتے ہوئے، بدانتظامی کی بنیاد پر مدعا علیہ کو ملازمت سے برخاست کرنے کا حکم جس کی وجہ سے اسے ایک مجاز عدالت نے سزا سنائی تھی، اس نے محض اس وجہ سے اپنا اثر نہیں کھویا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے اس کی سزا کے خلاف فوجداری اپیل دائر کی گئی تھی اور اپیلٹ عدالت نے سزا پر عمل درآمد معطل کر دیا ہے اور مدعا علیہ کو ضمانت پر بڑھا دیا ہے۔ (672-ایف-ایچ)

2. دفعہ 389Cr.P.C کے تحت، اپیلٹ عدالت کو سزا پر عمل درآمد معطل کرنے اور ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ جب اپیلٹ عدالت سزا پر عمل درآمد معطل کر دیتی ہے اور ملزم کو ضمانت دے دیتی ہے، تو حکم کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سزا پر مبنی سزا فی الحال ملتوی کی جا رہی ہے، یا اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران اسے روک کر رکھا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، دفعہ 389Cr.P.C کے تحت سزا پر عمل درآمد کی معطلی سے۔ ایک ملزم فوجداری اپیل زیر التواء سزا سے بچ جاتا ہے۔ تاہم، سزا جاری رہتی ہے اور اسے ختم نہیں کیا جاتا ہے اور اگر سزا کو ختم نہیں کیا جاتا ہے، تو کسی سرکاری ملازم کے خلاف کسی بدانتظامی پر کی جانے والی کوئی بھی کارروائی جس کی وجہ سے اسے عدالت کے ذریعے سزا سنائی جاتی ہے، محض اس وجہ سے موثر نہیں ہوتی کہ اپیلٹ عدالت نے سزا پر عمل درآمد معطل کر دیا ہے۔ قانون کا ایسا موقف ہونے کی وجہ سے، انتظامی ٹریبونل نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ اپیلٹ عدالت کی طرف سے سزا پر عمل درآمد کو معطل کرنے سے،

مدعاعلیہ کے خلاف منظور کردہ برخاستگی کا حکم کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے اور مدعاعلیہ کو عدالت عالیہ کی طرف سے فوجداری اپیل کے نمٹانے تک معطّلی کے تحت سمجھا جانا چاہیے۔(673-بی-ڈی)

ریاست مہاراشٹر بنام چندر بھن ٹیل، اے آئی آر (1983) ایس سی 803، ممتاز۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1991 کی دیوانی اپیل نمبر 1323۔

1989 کے او اے نمبر 1087 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، دہلی کے مورخہ 2.3.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایچ۔ایل۔اگروال، اوتار سنگھ راوت، ڈی۔ایس۔مہارا اور سی۔وی۔ایس۔راؤ۔

جواب دہندہ کے لیے کے۔کے۔گپتا (این۔پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وی این کھرے، جے: یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے 2 مارچ 1990 کے حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس کے تحت اس نے 30 اگست 1983 کے برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دیا ہے اور اپیل گزاروں کو مزید ہدایت کی ہے کہ وہ مدعاعلیہ کی برخاستگی کی تاریخ سے شروع ہونے والی مدت کو دہلی عدالت عالیہ میں مدعاعلیہ کی طرف سے دائر مجرمانہ اپیل کے نمٹانے تک، معطّلی کی مدت کے طور پر سمجھیں، جس کے لیے مدعاعلیہ متعلقہ قواعد کے مطابق معمول کی روزی روٹی حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔

مدعاعلیہ کو دہلی انتظامیہ کے فوڈ اینڈ سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ میں انسپکٹر کے طور پر خدمات انجام دیتے ہوئے اینٹی کرپشن برانچ نے غیر قانونی تسکین قبول کرنے پر گرفتار کیا تھا۔نتیجتاً مدعاعلیہ کو معطل کر دیا گیا۔بعد میں، خصوصی سب جج، دہلی نے 30.7.83 پر مدعاعلیہ کو بدعنوانی کی روک تھام کے قانون، 1947 کی دفعہ 5(2) کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے تین سال قید اور 500 روپے جرمانہ ادا کرنے اور نادہندہ کو مزید چھ ماہ قید کی سزا سنائی۔خصوصی سب جج، دہلی کے ذریعے مدعاعلیہ کو مجرم قرار دیے جانے کے بعد، ڈسپلنری اتھارٹی نے مدعاعلیہ کو سی ایس (سی سی اے) قواعد 1965 کے قاعدہ 19 کے تحت سروس سے برخاست کر دیا جسے چوکسی دستی توضیعات کے ساتھ پڑھا گیا۔اس کے ساتھ ہی مدعاعلیہ نے دہلی عدالت عالیہ کے سامنے خصوصی سب جج، دہلی کے ذریعے درج کردہ سزا اور سزا کے خلاف ضمانت کی استدعا کے ساتھ ایک مجرمانہ اپیل دائر کی۔اپیل قبول ہونے کے بعد، عدالت عالیہ نے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا:-

"اپیل کی سماعت تک سزا پر عمل درآمد معطل رہے گا اور اسے 5,000 روپے کے ذاتی بانڈ پر رہا کیا

جائے گا۔ٹرائل عدالت کے ضامن کے لیے اتنی ہی رقم میں ایک ضمانت کے ساتھ۔

برخاستگی کے حکم کی منظوری کے چار سال گزرنے کے بعد، مدعا علیہ نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے سامنے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ، 1985 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) کی دفعہ 19 کے تحت برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دینے اور اپیل گزاروں کو برخاستگی کی تاریخ سے لے کر عدالت عالیہ میں فوجداری اپیل دائر کرنے تک کی مدت کے لیے روزی روٹی الاؤنس دینے کی ہدایت جاری کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ٹریبونل نے اعتراض شدہ حکم کے ذریعے مدعا علیہ کی استدعا کی اجازت دی اور درخواست میں درخواست کے مطابق راحت دی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے سزا پر عمل درآمد کو معطل کرنے سے مدعا علیہ کے خلاف خصوصی سب جج کی طرف سے درج کی گئی سزا اور ڈسپلنری اتھارٹی کی طرف سے برخاستگی کے حکم نے اپنی افادیت کھو دی ہے اور مدعا علیہ کو عدالت عالیہ کی طرف سے مدعا علیہ کی طرف سے پیش کردہ اپیل میں حتمی فیصلے تک معطلی کے تحت سمجھا جانا چاہیے۔ٹریبونل کا یہ نظریہ نہ تو مدعا علیہ پر لاگو قوانین سے اور نہ ہی ٹریبونل کے سامنے پیش کردہ کسی عدالتی فیصلے سے ثابت ہوتا ہے۔بلاشبہ، مدعا علیہ سی سی ایس (سی سی اے) قواعد 1965 کے تحت چلتا ہے جسے چوکسی دستی توضیعات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔سی سی ایس (سی سی اے) قواعد 1965 کا قاعدہ 19 جو موجودہ معاملے میں لاگو ہوتا ہے اس طرح پڑھتا ہے:-

"سی سی ایس (سی سی اے) قواعد 1965 کا قاعدہ 19

قاعدہ 14 سے قاعدہ 18 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود:-

(i) جہاں کسی سرکاری ملازم پر اس طرز عمل کی بنیاد پر کوئی جرمانہ عائد کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسے کسی فوجداری الزام میں سزا ہوئی ہو، یا

(ii) اور (iii) ان اصولوں میں فراہم کردہ۔

ڈسپلنری اتھارٹی مقدمہ کے حالات پر غور کر سکتی ہے اور اس پر اس طرح کے احکامات دے سکتی ہے جو اسے مناسب لگے۔

چوکسی دستی کے باب VII میں پائے جانے والے قواعد 15.2 اور 15.3 ذیل میں اخذ کیے گئے ہیں:-

چوکسی دستی کا باب VII (پیراگراف 15.2 اور 15.3)

15.2 ملزم سرکاری ملازم۔

15.3 .... اگر ڈسپلنری اتھارٹی اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ جس جرم کے لیے سرکاری ملازم کو سزا سنائی گئی ہے وہ عوامی خدمت میں برقرار رکھنا پہلی نظر میں ناپسندیدہ تھا، تو وہ اس پر سی سی ایس (سی سی اے) قواعد 1965 کے قاعدہ (1)19 کے تحت برخاستگی یا ہٹانے یا سروس سے لازمی سبکدوشی کا جرمانہ عائد کرسکتی ہے، جو جرم کی سنگینی کے حوالے سے مناسب سمجھا جائے، بغیر کسی تفتیش کے یا اسے آئین کے آرٹیکل (2)311 کے دفعات میں فقرہ کردہ شوکاز نوٹس کے۔

ایف۔آر (1)54 ایک مخصوص حکم دیتا ہے:-

(a) سرکاری ملازم کو ڈیوٹی سے غیر حاضری کی مدت کے لیے ادا کی جانے والی تنخواہ اور الاؤنس کے حوالے سے جس میں اس کی برطرفی، برطرفی یا لازمی سبکدوشی کی کارروائی کی معطّلی کی مدت بھی شامل ہے؛ جیسا بھی معاملہ ہو؛ اور

(b) مذکورہ مدت کو ڈیوٹی پر گزاری گئی مدت کے طور پر مانا جائے گا یا نہیں۔

قاعدہ 19 کو محض پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ڈسپلنری اتھارٹی کو کسی سرکاری ملازم کے خلاف بد سلوکی کی بنیاد پر کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے جس کی وجہ سے اسے مجرمانہ الزام میں سزا سنائی گئی ہے۔ تاہم، قواعد یہ فراہم نہیں کرتے ہیں کہ اپیلٹ عدالت کی طرف سے سزا پر عمل درآمد کی معطّلی پر سزا کی بنیاد پر برخاستگی کا حکم ختم ہو جاتا ہے اور برخاست شدہ سرکاری ملازم کو اپیلٹ عدالت کی طرف سے اپیل کے نمٹانے تک معطّلی کے تحت ماننا پڑتا ہے۔ قواعد ڈسپلنری اتھارٹی کو یہ بھی فراہم نہیں کرتے ہیں کہ وہ کسی سرکاری ملازم کی طرف سے اس کے خلاف بدانتظامی کی بنیاد پر کارروائی کرنے کے لیے دائر اپیلٹ کورٹ کی اپیل کے نمٹارے کا انتظار کرے جس کی وجہ سے اسے ایک مجاز عدالت نے سزا سنائی ہے۔ قواعد توضیعات کو مدنظر رکھتے ہوئے، مدعا علیہ کو بدانتظامی کی بنیاد پر ملازمت سے برخاست کرنے کا حکم جس کی وجہ سے اسے ایک مجاز عدالت نے سزا سنائی، صرف اس وجہ سے ختم نہیں ہوا ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے اس کی سزا کے خلاف فوجداری اپیل دائر کی گئی تھی اور اپیلٹ عدالت نے سزا پر عمل درآمد معطّل کر دیا ہے اور مدعا علیہ کو ضمانت پر بڑھا دیا ہے۔ اس معاملے کو دوسرے زاویے سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 389 کے تحت، اپیلٹ عدالت کو سزا پر عمل درآمد معطّل کرنے اور ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ جب اپیلٹ عدالت سزا پر عمل درآمد معطّل کرتی ہے، اور کسی ملزم کو ضمانت دیتی ہے تو حکم کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سزا پر مبنی سزا فی الحال ملتوی کی جاتی ہے، یا اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران اسے روک کر رکھا جاتا ہے۔ دوسرے

لفظوں میں، دفعہ 389Cr.P.C کے تحت سزا پر عمل درآمد کی معطّلی سے۔ ایک ملزم فوجداری اپیل زیر التواء سزا سے بچ جاتا ہے۔ تاہم، سزا جاری رہتی ہے اور اسے ختم نہیں کیا جاتا ہے اور اگر سزا کو ختم نہیں کیا جاتا ہے، تو کسی بد انتظامی پر سرکاری ملازم کے خلاف کی گئی کوئی بھی کارروائی جس کی وجہ سے عدالت نے اسے سزا سنائی ہے، محض اس وجہ سے اس کی افادیت نہیں کھوتی ہے کہ اپیلٹ عدالت نے سزا پر عمل درآمد معطل کر دیا ہے۔ قانون کا ایسا موقف ہونے کی وجہ سے، انتظامی ٹریبونل نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ اپیلٹ عدالت کی طرف سے سزا پر عمل درآمد کو معطل کرنے سے، مدعا علیہ کے خلاف منظور کردہ برخاستگی کا حکم کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے اور مدعا علیہ کو عدالت عالیہ کی طرف سے فوجداری اپیل کے نمٹانے تک معطّلی کے تحت سمجھا جانا چاہیے۔

اس معاملے سے الگ ہونے سے پہلے، ہم ریاست مہاراشٹر بنام چندر بھن، اے آئی آر (1983) ایس سی 898 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دینا چاہیں گے، اور دو انتظامی احکامات جن پر انتظامی ٹریبونل نے مدعا علیہ کی درخواست کی اجازت دینے میں بہت زیادہ انحصار کیا تھا۔ چندر بھن (سپرا) کے معاملے میں بمبئی سول سروس رولز کے قاعدہ 151 کے دوسرے التزام کی توثیق جس میں 500 روپے کی شرح سے روزی روٹی الاؤنس کی ادائیگی کا التزام کیا گیا تھا۔ 1 ماہانہ ایک ایسے سرکاری ملازم کو جس کو مجاز عدالت نے مجرم فقرہ دیا ہو اور جس کو قید کی سزا سنائی گئی ہو اور جس کی سزا اور سزا کے خلاف اپیل زیر التوا ہے، اس عدالت نے اسے چیلنج کیا اور اسے کالعدم فقرہ دے دیا۔ مذکورہ کیس میں شامل سوال اس سوال سے بالکل مختلف تھا جسے ٹریبونل کے ذریعے حل کیا جانا تھا۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ عدالت عظمیٰ کے اس فیصلے پر انحصار مکمل طور پر غلط تھا۔ ٹریبونل نے دہلی انتظامیہ کے دو انتظامی احکامات پر مزید انحصار کیا جس کے تحت دہلی انتظامیہ کے دو ملازمین کو بحال کر دیا گیا جب عدالت عالیہ نے ان کی طرف سے دائر اپیلوں میں ان کی سزاؤں پر عمل درآمد معطل کر دیا۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ان مقدمات کے حقائق اور موجودہ کیس ایک جیسے ہیں، اس طرح کے احکامات کا انحصار اس وجہ سے مکمل طور پر غلط تھا کہ وہ احکامات جو منظور کیے گئے تھے وہ قانون کے مطابق نہیں تھے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، نئی دہلی کے ذریعے منظور کردہ 2.3.1990 کا حکم خارج کر دیا گیا ہے۔ اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ کے۔ ایس۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔